SIRAJ-UL-QAWAID

PART I

سراج القواعد

حصہ اوّل

FOR

Classes V, VI and VII of Vernacular and Classes V, VI, VII and VIII of Anglo-Vernacular Schools

BY

M. SIRAJUL HAKK SIDDIQI,
Arabic and Persian Teacher,
Government Intermediate College, Allahabad.

Allahabad :
THE MODERN PRINTING WORKS,
PRINTERS & PUBLISHERS.
1933.

دیباچہ

دس بارہ برس تک صیغۂ تعلیم میں رہنے اور طلبہ کو پڑھانے سے معلوم ہوا کہ اُردو قواعد کی کتابیں ایک دوسرے سے بہت کچھ مختلف اور انکے بعض بیانات صحت سے دور ہیں۔

ہر چند کہ اس کا ذکر کرنا گویا دوسرے الفاظ میں اپنی تصنیف کی صحت کا دعویٰ کرنا ہے جو کچھ اپنی بشریت کی وجہ سے اور کچھ قواعد زبان اُردو کے غیر مکمل ہونے کے سبب سے اچھا نہیں معلوم ہوتا لیکن تاہم کتاب سراج القواعد دو حصوں میں اس اُمید پر لکھتا ہوں کہ زبان اُردو کی کچھ خدمت مجھ سے بھی ادا ہو جائے اور شاید کوئی عمدہ نکتہ میرے قلم سے ایسا نکل جائے جس کو ارباب نظر پسند کریں۔

اس کتاب کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مسائل کا بیان استقرائی طور پر کیا گیا ہے یعنی مثال سے مسائل کی طرف ذہنوں کو لایا گیا ہے۔ عملی تجربہ سے معلوم ہوا کہ تعلیم کا یہ طرز جدید بہت کچھ مفید ہے۔

۲۔ پہلا حصہ چونکہ ابتدائی درجوں کے لئے ہے اس لئے اس میں مسائل کم ہیں دوسرا حصہ مڈل جماعتوں کے لئے ہے اس لئے اس میں مسائل بوضاحت لکھے گئے ہیں اور وہی حصہ مقصود بہ تصنیف ہے۔

۳۔ علم صرف کے بیان کے بعد تحلیل صرفی پر کافی زور دیا گیا ہے جس کا ذکر دوسری کتابوں میں عموماً سرسری طور پر ہوتا ہے۔

۴۔ علم نحو میں ترکیب نحوی پر بھی کافی زور دیا گیا ہے ہر قسم کی مثالیں بکثرت دے کر ہر سبق کو اچھی طرح سمجھایا گیا ہے۔

۵۔ اس کتاب میں نقل سے نہیں عقل سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ لقب و معہود کا بیان۔ تمیز و صفت مقداری کا بیان۔ اسم موصول کا بیان۔ اسم فاعل اور صفت مشبہ کا بیان۔ متعلق فعل اور مفعول مطلق کا بیان اور دیگر بیانات اس کے شاہد ہیں۔

۶۔ ہر مسئلہ میں آسانی بیان کا کافی لحاظ رکھا گیا ہے۔ نہ عربی قواعد کو اُردو میں ٹھونسنے کی کوشش کی گئی ہے اور نہ انگریزی قواعد کی بیجا پیروی۔

۷۔ مختلف قواعد نویسوں نے ایک ہی مسئلہ میں مختلف رائیں اور مختلف نام لکھے ہیں۔ حتیٰ الامکان اس میں تطبیق کی گئی ہے ورنہ قول راجح کو اختیار کیا گیا ہے۔

سراج الحق مچھلی شہری

Halb

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

علم صرف

فصل دوم

سبق ۱۔ لفظ

خدا ۔ ایک ۔ ہے

سچ ۔ بولو

دیکھو! یہ چند الگ الگ بول یا آوازیں ہیں جو بولنے میں منہ سے نکلی ہیں۔ ایک بول کو لفظ کہتے ہیں

"خدا + ایک + ہے" یہ تین بول ہیں۔ مگر تینوں بول اس طرح ملا دیئے گئے ہیں کہ ان سے ایک پوری بات سمجھ میں آتی ہے۔ اسی طرح "سچ + بولو" یہ دو بول ہیں جو اس طرح مل گئے ہیں کہ ان سے ایک پوری بات سمجھ میں آتی ہے۔ پوری بات کو جملہ یا کلام کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ :۔

لفظ ۔ وہ الگ الگ بول یا آواز ہے جو آدمی کے منہ سے نکلے ۔ جیسے خدا، سچ۔

٢

جملہ ۔ لفظوں کا ایسا مجموعہ جس سے پوری بات سمجھ میں آئے ۔ جیسے خدا ایک ہے ۔ سچ بولو ۔

الفاظ ۔ کتاب ۔ لاؤ ۔ خط ۔ لکھو ۔ نماز ۔ پڑھو ۔

جملے ۔ کتاب لاؤ ۔ خط لکھو ۔ نماز پڑھو ۔

سوالات

١ ۔ لفظ کسے کہتے ہیں ؟ چند مثالیں دو

٢ ۔ جملہ کی تعریف کرو اور مثالیں دیکر سمجھاؤ ۔

٣ ۔ بتاؤ نیچے لکھی ہوئی چیزیں لفظ ہیں یا جملے ۔

قلم سے لکھو ۔ چاقو ۔ بازار جاؤ ۔ کتاب ۔ پنسل لاؤ ۔

٤ ۔ ان لفظوں سے جملے بناؤ ۔

خط ۔ بازار ۔ کپڑا ۔ سے ۔ خریدو ۔ کھانا ۔ لڑکا ۔ کھاؤ ۔ آیا ۔

سبق ٢ ۔ لفظ کی قسمیں

کلمہ ۔ مہمل

کتاب وتاب مت پڑھو ۔ پانی وانی پی لو ۔ سچ مچ لڑائی ہو گئی ۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں کتاب ۔ مت ۔ پڑھو ۔ پانی ۔ پی لو ۔ اور سچ لڑائی ہو گئی ۔ یہ سب الفاظ ایسے ہیں جن کے کچھ نہ کچھ معنی ہیں ۔ ان کو کلمہ کہتے ہیں ۔ لیکن کتاب کے ساتھ "وتاب" پانی کے ساتھ "وانی" اور سچ کے ساتھ "مچ" یہ الفاظ ایسے ہیں کہ انکے کچھ معنی نہیں ہیں ۔ ان کو "مہمل" کہتے ہیں ۔

پس معلوم ہوا کہ :-

کلمہ - ایسا لفظ ہے جس کے کچھ معنی ہوں ۔ جیسے کتاب ۔ پڑھو ۔ قلم ۔ خط ۔ لاؤ ۔
مہمل - ایسا لفظ ہے جس کے کچھ معنی نہ ہوں اور کسی لفظ کے ساتھ بیکار اور فضول بول دیا جائے ۔ جیسے تکیہ کے ساتھ وکیہ

کلمہ - کتاب ۔ قلم ۔ تکیہ ۔ دانا ۔ سودا ۔ بات ۔

مہمل - وتاب ۔ ولم ۔ وکیہ ۔ ونکا ۔ سُلَف ۔ چیت ۔

سوالات

۱۔ لفظ اور کلمہ میں فرق بتاؤ اور مثال دو ۔

۲۔ ذیل کے الفاظ میں کلمہ اور مہمل کو پہچانو :-

کپڑا ۔ کھانا ۔ وپڑا ۔ پیالہ ۔ گلاس ۔ ویالہ ۔ کاغذ ۔ واغذ ۔ ولاس ۔

سبق ۳ ۔ کلمہ کی قسمیں

اسم ۔ فعل ۔ حرف

لڑکا ۔ گھر ۔ سے ۔ آیا ۔

مدرسہ ۔ میں ۔ اُستاد ۔ نہیں ۔ ہے ۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں پہلے جملے میں چار اور دوسرے جملے میں پانچ لفظ ہیں ۔ اگرچہ یہ سب کلمے ہیں یعنی ان میں ہر ایک کے کچھ نہ کچھ معنی ہیں ۔ لیکن غور کر کے دیکھو تو ان میں تین قسم کے الفاظ ہیں ۔ "لڑکا ۔ گھر ۔ مدرسہ ۔ استاد" یہ کلمات ایسے ہیں جن سے کوئی چیز یا شخص سمجھ میں آتا ہے ۔ ایسے کلمات کو "

"اسم" کہتے ہیں۔ "آیا اور نہیں ہے"۔ ایسے کلمات ہیں جن سے کام یا خبر معلوم ہوتی ہے ایسے کلمات "فعل کہلاتے ہیں۔ اور "سے اور میں" ایسے کلمات ہیں جو علیحدہ تو کوئی معنی نہیں دیتے مگر جملہ میں آکر فعل اور اسم کا باہمی تعلق بتاتے ہیں۔ ان کو "حرف" کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

۱۔ اسم ۔ وہ کلمہ ہے جس سے کوئی چیز کوئی شخص یا کوئی جگہ سمجھ میں آئے۔ جیسے الہ آباد۔ قلم۔ دوات۔ میں۔ وہ۔

یاد رکھو چیز یا شخص کو اسم نہیں کہتے۔ اسم تو وہ لفظ یا کلمہ یا آواز ہے جو آدمی کے منہ سے نکلے اور اس آواز یا لفظ سے جو کچھ سمجھ میں آئے وہ چیز یا شخص ہے

۲ فعل ۔ وہ کلمہ ہے جس سے کوئی کام سمجھ میں آئے اور کوئی زمانہ بھی معلوم ہو۔ جیسے "کیا" یعنی کرنے کا وقت گزر چکا۔ "کرتا ہے" یعنی اس وقت کوئی کام کر رہا ہے "کرے گا" یعنی کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا

۳۔ حرف ۔ وہ کلمہ ہے جو علیحدہ تو کوئی معنی نہ دے لیکن جملہ میں اسم اور فعل کا تعلق ظاہر کرے جیسے الہ آباد سے آیا۔ گھر میں ہے۔ وہ بازار تک جاتا ہے۔

یاد رکھو ایک حرف ہجے کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ ا ب ت ث وغیرہ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ وہ حرف ہوتے ہیں اور "سے، میں، تک" وغیرہ کلمے ہیں وہ اکہری آوازیں رکھتے ہیں اور یہ کئی آوازیں رکھتے ہیں یعنی کئی سادہ حرفوں سے مل کر بنتے ہیں۔

سوالات

۱۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون۔

۲۔ اسم اور چیزیں۔ اور "ب اور میں" میں فرق بتاؤ۔

۳۔ ذیل کے کلمات میں اسم۔ فعل۔ اور حرف کو الگ الگ بتاؤ۔

موہن سے قلم لاؤ۔ کھانا مت کھاؤ۔ گھوڑے پر مدرسے سے گھر کو جاؤ میں الہ آباد سے لاہور تک جاؤں گا۔ کتاب سے ایک قصہ پڑھو۔ لندن سے اخبار آیا ہے۔

فصل ۲

سبق ۱۔ اسم کی قسمیں

جامد۔ مصدر۔ مشتق

۱۔ موہن۔ لکڑی۔ چاقو۔

۲۔ آنا۔ کھانا۔ کترنا۔

۳۔ آنے والا۔ کھایا ہوا۔ کترنی۔

دیکھو تینوں قسم کی مثالوں میں جتنے کلمات ہیں سب اسم ہیں۔ مگر ان میں کچھ فرق بھی ہے پہلی قسم کے الفاظ ایسے اسم ہیں۔ جو نہ خود کسی سے بنے ہیں اور نہ ان سے دوسرے الفاظ بنتے ہیں۔ ایسے اسم کو "اسم جامد" کہتے ہیں جیسے موہن۔ کتاب۔ قلم۔ چاقو۔

دوسری قسم کی مثالوں میں ایسے اسم ہیں جو خود تو کسی سے نہیں بنے لیکن

ان سے بہت سے اور اسم و فعل بنتے ہیں۔ ایسے اسم کو "اسم مصدر" کہتے ہیں۔ جیسے آنا۔ اس سے آیا۔ آتا ہے۔ آئیگا۔ آ۔ مت آ۔ وغیرہ فعل بنتے ہیں۔ اور آنے والا۔ آیا ہوا۔ آکر۔ آتا ہوا وغیرہ اسم بھی بنتے ہیں۔

تیسری قسم کے مثالوں میں ایسے اسم ہیں جو مصدر سے بنتے ہیں ایسے اسم کو "اسم مشتق" کہتے ہیں۔ جیسے آنا سے اسم مشتق آنے والا۔ آیا ہوا۔ آتا ہوا۔ آتے آتے۔ آکر وغیرہ ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

جامد۔ وہ اسم ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنے اور نہ اس سے اور دوسرے الفاظ بنیں۔ جیسے قلم۔ چاقو۔ کاغذ وغیرہ۔

مصدر[1]۔ وہ اسم ہے جس سے اور اسم و فعل بنیں۔ جیسے آنا۔ کھانا۔ جانا وغیرہ۔

مشتق۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے جیسے آنے والا۔ کھاتا ہوا۔ کھایا ہوا وغیرہ۔

سبق ۲۔ اقسام جامد

معرفہ۔ نکرہ

۱۔ تاج محل اچھی عمارت ہے۔ احمد نیک لڑکا ہے۔

۲۔ امرود اچھا پھل ہے۔ یہ قلم میرا ہے۔

دیکھو پہلی مثال میں تاج محل ایک خاص روضہ کا نام ہے۔ اسی طرح احمد ایک خاص لڑکے کا نام ہے۔ ان سے ایک خاص چیز سمجھ میں آتی ہے۔ ایسے اسم کو "اسم معرفہ" [یا اسم خاص] کہتے ہیں۔

---

[1] مصدر و مشتق کا بیان دوسرے حصّہ میں آئیگا۔

دوسری مثال میں امرود اور قلم ایسے اسم ہیں جن سے کوئی خاص ہی چیز سمجھ میں نہیں آتی بلکہ ہر امرود کو امرود اور ہر قلم کو قلم کہہ سکتے ہیں۔ ایسے اسم کو "اسم نکرہ" (یا اسم عام) کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

اسم معرفہ۔ ایسے اسم کو کہتے ہیں جس سے ایک خاص چیز یا شخص سمجھ میں آئے۔ جیسے احمد۔ آگرہ۔ تاج محل۔ دہلی۔ گنگا۔

اسم نکرہ۔ وہ اسم ہے جس سے ایک قسم کی بہت سی چیزیں یا بہت سے شخص سمجھ میں آئیں۔ جیسے آدمی۔ مکان۔ قلم۔ لڑکا۔ پھل۔ غلہ۔

یاد رکھو آدمیوں کے نام معرفہ ہیں۔ اگر ایک ہی نام کے بہت سے آدمی ہوں تو اس سے وہ نام نکرہ نہیں ہو جاتا

سوالات

۱۔ جامد اور مشتق میں کیا فرق ہے؟ ذیل کے الفاظ میں جامد۔ مصدر۔ مشتق تینوں کے الفاظ چنو۔

کہتے کہتے۔ بیٹھک۔ کھانے والا۔ لکڑی۔ لکھا ہوا۔ پتھر۔ کترنی پتھریلا۔

۲۔ معرفہ و نکرہ کے دوسرے نام بتاؤ ہر ایک کی تعریف کرو۔ اور ہر ایک کی پانچ پانچ مثالیں دو۔

۳۔ اگر عبداللہ د کاستا پرشاد کئی لڑکوں کے نام ہوں تو بتاؤ کہ یہ نام معرفہ ہوں گے یا نکرہ۔

۴۔ ذیل کے جملوں میں سے معرفہ ونکرہ کو الگ الگ بتاؤ۔
موہن نے گورنمنٹ ہائی اسکول میں نام لکھایا ۔قلم بازار میں بکتا ہے۔
کتا برا جانور ہے۔ آم کھٹا ہے ۔ یہ پھل اچھا نہیں ہے۔

سبق ۳۔ معرفہ کی قسمیں

عَلَم ضمیر

۱۔ گنگا اور جمنا بڑے دریا ہیں ۔سعید نیک لڑکا ہے۔
۲۔ مشتاق سو رہا ہے جب وہ اٹھے گا تو بازار جائیگا۔

گنگا جمنا اور سعید اسم معرفہ ہیں لیکن اسم معرفہ کئی قسم کا ہوتا ہے ۔گنگا سعید خاص چیزوں یا شخصوں کے خاص نام ہیں ایسے معرفہ کو علم کہتے ہیں۔

دوسری مثال میں دیکھو ''وہ'' ایک ایسا لفظ ہے جس سے مشتاق ہی سمجھ میں آتا ہے ۔یعنی اگر نام کو ظاہر کرنا چاہیں تو یوں کہیں گے کہ ''مشتاق سو رہا ہے جب مشتاق سوکر اٹھے گا تب مشتاق بازار جائیگا'' لیکن تم جانتے ہو کہ اس طرح ہم تم نہیں بولتے ۔ ایک نام کو بار بار دہرانا اچھا نہیں معلوم ہوتا اس لئے ایک چھوٹا اور مختصر سا لفظ مقرر کرلیا ہے کہ جب ایک اسم آ چکے تو پھر اس کو دہرانا نہ پڑے بلکہ اس کی جگہ وہی مختصر لفظ استعمال کریں ایسے اسم معرفہ کو ضمیر کہتے ہیں ۔جیسے وہ ۔اسے ۔ اسکو ۔ وہ لوگ ۔ انھیں ۔ ان کو تو ۔ تجھے ۔ تجھکو ۔ تم ۔ تمھیں ۔تم کو ۔ میں ۔ مجھے ۔ ہم ۔ ہمیں ۔ ہم کو ۔
دیکھو ان میں تین طرح کی ضمیریں استعمال کی گئی ہیں۔

وہ - وہ لوگ - تو - تم - میں - ہم -

یہ ضمیریں تین قسم کے اسموں کے لئے بولی جاتی ہیں۔ "وہ یا وہ لوگ" ان کے لئے جو موجود نہیں ہیں۔ ان کو غائب کہتے ہیں۔ "تو اور تم" اُن کے لئے جو موجود ہیں اور جن سے گفتگو کی جارہی ہے۔ ان کو حاضر کہتے ہیں "میں اور ہم" ان اسموں کے لئے جو گفتگو کر رہے ہوں ان کو متکلم کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ ضمیروں کی تین قسمیں حالت کے اعتبار سے بھی ہیں وہ "لوازم اسم" کے سبق میں معلوم ہوں گی۔

پس معلوم ہوا کہ :-

عَلم - وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص یا چیز کا خاص نام ہو۔ جیسے گنگا - جمنا - سعید - مشتاق -

ضمیر - وہ مختصر اسم ہے جو کسی اسم کی جگہ بولا جائے۔ جیسے وہ - اسے - انھیں - تمھیں وغیرہ -

یاد رکھو معرفہ[1] اور علم میں فرق ہے۔ "معرفہ" وہ اِسم ہے جس سے کوئی خاص شخص یا چیز معلوم ہو۔ چنانچہ ضمیر بھی معرفہ ہے۔ لیکن "علم" وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز یا شخص کا نام ہو۔

ضمیر کی تعریف سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ ضمیر کسی اسم کی جگہ بولی جائیگی۔ لہٰذا "وہ کتاب" میں "وہ" ضمیر نہیں ہے

---

[1] معرفہ کی بقیہ قسمیں دوسرے حصہ میں آئینگی۔

سوالات

۱۔ضمیر کی تعریف کرو۔
۲۔علم اور معرفہ میں کیا فرق ہے؟ مثال دیکر بتاؤ۔
۳۔ضمیر۔علم اور معرفہ کی پانچ پانچ مثالیں دو۔
۴۔ضمیر متکلم اور غائب کی تعریف کرو اور مثال دو۔

سبق ۴۔نکرہ کی قسمیں[1]

اسم ذات۔اسم صفت

۱۔لوہا دھات ہے۔ میں نے ہاتھی دیکھا۔

۲۔ہاتھی بڑا جانور ہے۔ وہ سچا لڑکا ہے۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں "لوہا۔ دھات۔ ہاتھی۔ بڑا۔ جانور۔ لڑکا۔ سچا۔ یہ سب اسمائے نکرہ ہیں۔ یعنی ان الفاظ سے کوئی ایک خاص چیز نہیں معلوم ہوتی لیکن اگر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں دو طرح کے اسمائے نکرہ ہیں۔

۱۔لوہا۔ دھات۔ ہاتھی۔ جانور۔ لڑکا۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جن سے عام چیزوں کے محض نام معلوم ہوتے ہیں ایسے اسم کو اسم ذات کہتے ہیں۔

۲۔بڑا۔ سچا" یہ الفاظ ایسے ہیں جن سے اور چیزوں کی نسبت کوئی خوبی کیفیت یا خصوصیت معلوم ہوتی ہیں ایسے اسم کو اسم صفت کہتے ہیں

پس معلوم ہوا کہ:۔

اسم ذات۔ وہ اسم نکرہ ہے جس سے چیزوں کے محض نام معلوم

---

[1] اس کی بقیہ قسمیں دوسرے حصہ میں بیان ہونگی

ہوں جیسے قلم۔ میز۔ کاغذ۔ رومال۔ آدمی وغیرہ۔
اسم صفت۔ وہ اسم نکرہ ہے جس سے کسی ذات کی کیفیت یا خصوصیت معلوم ہو۔ جیسے سچا جھوٹا۔ اچھا۔ برا۔

سوالات

۱۔ اسم صفت کی تعریف کرو۔
۲۔ اسم ذات اور اسم صفت کی سات سات مثالیں الگ الگ لکھ کر دکھاؤ۔

سبق ۵۔ اسم صفت[1] کی قسمیں

صفت مشبہ۔ صفت نسبتی

۱۔ اچھا لڑکا۔ برا آدمی۔ اونچا مکان۔ روشن سورج۔

۲۔ کشمیری دوشالہ۔ الہ آبادی امرود۔ سنہرا قلم۔ روپہلا گوٹہ

دیکھو اچھا برا۔ اونچا۔ روشن۔ ایسی صفتیں ہیں جو لڑکا۔ آدمی۔ مکان سورج کی عام کیفیتیں بتاتی ہیں۔ ایسی صفت کو "صفت مشبہ" کہتے ہیں۔ مگر کشمیری الہ آبادی سنہرا۔ روپہلا۔ ایسی صفتیں ہیں جو کسی چیز کے تعلق کے ساتھ کسی چیز کی خصوصیتیں بتاتی ہیں یعنی "کشمیری دوشالہ" کا مطلب یہ ہے کہ کشمیر سے تعلق رکھنے والا دوشالہ۔ روپہلا گوٹہ" اس سے مراد یہ ہے کہ روپیہ کے رنگ سے نسبت رکھنے والا گوٹہ ایسی صفتوں کو "صفت نسبتی" کہتے ہیں۔

---

[1] اس کی بقیہ قسمیں دوسرے حصہ میں بیان ہوں گی۔

پس معلوم ہوا کہ :-

صفت مشبہ - وہ صفت ہے جو کسی چیز یا شخص کی عام خصوصیت یا کیفیت بتائے جیسے اچھا برا۔ اونچا نیچا۔ دھندھلا۔ روشن۔

صفت نسبتی - وہ صفت ہے جو کسی چیز کی خصوصیت کسی چیز کے تعلق سے بتائے جیسے سنہرا۔ روپہلا۔ بنارسی۔ الہ آبادی۔ کشمیری وغیرہ۔

سوالات

۱۔ صفت مشبہ کی پوری تعریف بیان کرو اور اس کی مثالیں دو۔

۲۔ ذیل کے الفاظ میں اسم ذات۔ صفت مشبہ اور صفت نسبتی کو پہچان کر لکھو۔

سچا آدمی۔ اچھا موہن۔ خاکی جسم۔ آسمانی کتاب۔ بغدادی قاعدہ۔ گنگا جمنی پردہ۔ دودھار گائے۔ دبلا گھوڑا۔ تازی کتا۔

سبق ۶ لوازم اسم

جنس - تعداد - حالت

۱۔ لڑکا آیا۔ لڑکی آئی۔ مرغا مرا۔ مرغی مری۔ بکرا تھا۔ بکری تھی۔

۲۔ لڑکا آیا۔ لڑکی آئی۔ لڑکے آئے۔ لڑکیاں آئیں۔

۳۔ لڑکا آیا۔ لڑکے کو مارو۔ لڑکے کی کتاب پڑھو۔

۱۔ دیکھو پہلی قسم کی مثالوں میں دو طرح کے الفاظ ہیں۔ "لڑکا۔ مرغا۔ بکرا" ان سے ایسی چیزیں سمجھ میں آتی ہیں جو نر ہیں لیکن ان کے مقابلے میں

"لڑکی مرغی ۔ بکری" ایسے الفاظ ہیں جن سے مادہ چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔ نر چیزوں کے اسم کو مذکر اور مادہ چیزوں کے اسم کو مونث کہتے ہیں۔ غرض کوئی اسم ہو یا تو وہ مذکر ہوگا یا مونث۔ نر و مادہ کا معلوم ہونا جنس کہلاتا ہے۔

۲۔ دوسری قسم کی مثالوں میں لڑکا اور لڑکی سے چیز کا گنتی میں ایک ہونا معلوم ہوتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں لڑکے اور لڑکیاں کے لفظوں سے کئی چیزیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ایک چیز کو واحد اور کئی چیز کو جمع کہتے ہیں اور کوئی اسم ہو یا تو وہ ایک چیز یا شخص کو ظاہر کرے گا یا کئی چیزوں اور شخصوں کو۔ گنتی میں ایک یا کئی معلوم ہونا تعداد کہلاتا ہے۔

۳۔ تیسری قسم کی مثالوں میں لڑکا ایک اسم ہے جو پہلے جملہ میں آیا کا فاعل ہے۔ پس لڑکا فاعلی حالت میں ہے۔ اور لڑکے کو مارو۔ اس جملہ میں لڑکا مارو کا مفعول ہے یعنی مارنے کا کام اس پر ہوا۔ پس اس مثال میں لڑکا مفعولی حالت میں ہے۔ تیسرے جملہ (لڑکے کی کتاب پڑھو) میں لڑکے کے ساتھ کتاب کا تعلق بتایا گیا ہے۔ پس اس مثال میں لڑکا حالت اضافی میں ہے۔ غرض کوئی اسم یا ضمیر ہو اس کی حالت یا فاعلی ہوگی یا مفعولی اور یا اضافی۔

پس معلوم ہوا کہ اسم کے لئے تین باتیں ضروری اور لازمی ہیں:۔

۱۔ جنس ۔ اسم کا مذکر یا مونث ہونا۔ مذکر کی عام پہچان[1] اسم کے آخر میں الف اور ہ ہے جیسے لڑکا۔ یکہ ۔ روپیہ ۔ اور مونث کی عام پہچان ا ۔ ی ۔ ن ۔ نی ہے جیسے چادری ۔ سنارن ۔ ہتھنی ۔ وغیرہ ۔

---

[1] اس کے مفصل قاعدے دوسرے حصہ میں تم کو ملیں گے۔

۲۔ تعداد:۔ اسم کا واحد یا جمع ہونا۔ جمع کی عام پہچان ے۔ و یں۔ وں اں ہے۔ جیسے لڑکے لڑکو۔ کتابیں۔ لڑکوں۔ لڑکیاں۔

۳۔ حالت:۔ اسم یا ضمیر کا فاعل یا مفعول یا مضاف ہونا۔ فاعل کی عام پہچان یہ ہے کہ کسی فعل کو لے کر کون یا کس کے لفظ سے سوال کرو جو جواب میں آئے وہ فاعل ہے مثلاً زید آیا۔ اس میں ہم یہ پوچھیں کہ کون آیا؟ تو جواب ہوگا زید۔ پس زید فاعل ہے۔

اسی طرح مفعول کی شناخت یہ ہے کہ فعل کو لے کر کیا کے لفظ سے سوال کرو تو جو کچھ جواب میں آئے وہ مفعول ہوگا۔ جیسے زید نے کتاب پڑھی۔ اس میں ہم پوچھیں کہ زید نے کیا پڑھا جواب ہوگا کتاب۔ پس کتاب مفعول ہے۔

سوالات

۱۔ جنس سے تم کیا سمجھتے ہو؟

۲۔ لوازم اسم کو لوازم اسم کیوں کہتے ہیں اور لوازم اسم کتنے ہیں؟

۳۔ ذیل کے جملوں میں لوازم اسم کو الگ الگ کر کے بتاؤ۔

موہن نے کتابیں پھاڑ ڈالیں۔ دریا بہہ رہے ہیں۔ مکان کو راج بنا رہا ہے۔ لڑکو تمھارا مدرسہ کہاں ہے۔

فصل ۳

فعل

سبق ۱۔ زمانہ

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی وقت کے ساتھ کوئی کام معلوم ہو۔ جیسے کیا۔ کرتا ہے۔ کریگا۔

کیا۔ سے معلوم ہوا کہ کام کرنے کا وقت گزر چکا۔ گزرے وقت کو ماضی کہتے ہیں۔

کرتا ہے۔ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ کام اس موجودہ وقت میں ہو رہا ہے۔ موجودہ وقت کو حال کہتے ہیں۔

کریگا۔ سے یہ مطلب ہے کہ کام نہ ابتک ہوا ہے اور نہ اس وقت ہو گا ہے بلکہ آیندہ زمانہ میں کام ہو گا۔ آیندہ زمانہ کو مستقبل کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ زمانے تین ہیں

۱۔ ماضی ۔ وہ جس سے گزرا ہوا زمانہ معلوم ہو۔ جیسے آیا۔ گیا۔ کیا۔ سویا۔ رویا۔ کھایا۔ ہنسا۔

۲۔ حال ۔ وہ زمانہ جس سے موجودہ زمانہ سمجھا جاوے۔ جیسے آتا ہے۔ جاتا ہے۔ کرتا ہے۔ روتا ہے۔ ہنستا ہے۔

۳۔ مستقبل ۔ وہ زمانہ جس سے آیندہ زمانہ سمجھ میں آوے۔ جیسے آئے گا۔

جائیگا۔ کریگا۔ روئیگا۔ ہنسیگا۔ تو آ۔ تو ہنس۔ تو جا۔

سوالات

۱۔ زمانے کتنے ہیں

۲۔ ذیل کے جملوں میں فعلوں کے زمانے بتاؤ۔

زید ہنسا۔ موہن نے کھانا نہیں کھایا۔ تو مت ہنس۔ وہ ہنستا رہا۔ وہ ہنسیگا۔

سبق ۲۔ فاعل مفعول

۱۔ احمد آیا۔ موہن گیا۔ سوہن بیٹھا۔

۲۔ احمد نے کتاب پڑھی۔ موہن نے فقیر کو پیسہ دیا۔

ہر فعل کے ساتھ کسی اسم کا آنا ضروری ہے تاکہ فعل سے اس کا تعلق معلوم ہو اور بات بھی پوری ہو جائے۔ ایسے تعلق والے اسم دو ہوتے ہیں۔

(۱) وہ جس نے کام کیا ہو یعنی کام کرنے والا۔ (۲) وہ جس پر کام کا اثر پڑا ہو۔

دیکھو پہلے جملوں میں آیا۔ گیا اور بیٹھا کے ساتھ احمد۔ موہن اور سوہن کا ذکر ہے یعنی احمد نے آنے کا کام کیا۔ یا یوں کہو احمد آنے والا ہے۔ اور موہن نے جانے کا کام کیا ہے یا یوں سمجھو کہ جانے والا موہن ہی ہے اور سوہن نے بیٹھنے کا کام کیا یا یوں کہو کہ بیٹھنے والا سوہن ہی ہے۔ ایسے اسم کو فاعل کہتے ہیں۔

دوسرے جملوں میں پڑھی کے ساتھ دو اسموں کا ذکر ہے ایک احمد کا جو فاعل ہے اور جس نے پڑھنے کا کام کیا ہے اور دوسری کتاب کا جس پر پڑھنے کا

کام پڑا ہے اسی طرح دیا کے ساتھ تین اسموں کا ذکر ہے ایک موہن کا جو فاعل ہے اور جسنے دینے کا کام کیا ہے اور دوسرے فقیر اور پیسہ کا جس پر دینے کا کام پڑا ہے ایسے اسموں کو مفعول کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا۔

فاعل ۔ وہ اسم ہے جس نے کوئی کام کیا ہو۔ جیسے اوپر کے جملوں میں احمد آنے اور پڑھنے کا فاعل ہے موہن جانے اور دینے کا اور سوہن بیٹھنے کا۔

مفعول ۔ وہ اسم ہے جس پر کام کا اثر پڑا ہو جیسے اوپر کے جملوں میں کتاب پڑھنے کا مفعول ہے اور فقیر اور پیسہ، دینے کے مفعول ہیں

فاعل اور مفعول کی پہچان

فاعل ۔ دیکھو اگر ہم اوپر کے جملوں کو لے کر یوں پوچھیں کہ کون آیا؟ تو جواب ملے گا احمد۔ یا پوچھیں کون گیا؟ تو تم کہوگے موہن ۔ یا پوچھیں کون بیٹھا تو کہوگے سوہن یا پوچھیں کس نے کتاب پڑھی؟ کہوگے احمد نے۔ یا پوچھیں کس نے فقیر کو پیسہ دیا تو کہوگے موہن نے۔

پس معلوم ہوا۔

فاعل کی پہچان یہ ہے کہ وہ کون یا کس نے کے جواب میں بولا جائے ۔کبھی اس کے ساتھ نے آتا ہے اور کبھی نہیں ۔

مفعول ۔ اسیطرح اگر ہم پوچھیں کہ احمد نے کیا پڑھا؟ تو جواب ملے گا کتاب ۔ یا پوچھیں کہ موہن نے کسے (کسکو) دیا اور کیا دیا؟ تو تم کہوگے فقیر کو دیا اور پیسہ دیا۔

پس معلوم ہوا۔
مفعول کی پہچان یہ ہے کہ وہ کسے یا کسکو یا کیا کے جواب میں آئے۔ اس کے ساتھ کبھی کو آتا ہے اور کبھی نہیں۔

سوالات

(۱) فاعل و مفعول کے پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟
(۲) فاعل و مفعول کی کچھ علامتیں ہوں تو بتاؤ؟
(۳) فاعل اور مفعول کی پوری طرح تعریف کرو۔

سبق ۳۔ فعل کی قسمیں (معنی کے لحاظ سے)

لازم ۔ متعدی ۔ ناقص

۱۔ سعید آیا۔ رشید ہنسا۔
۲۔ حمید نے خط لکھا۔ فرید نے سیب کھایا۔
۳۔ وحید موجود ہے۔ مجید دیوانہ ہو گیا۔

دیکھو پہلی قسم کے فعل آیا اور ہنسا تو صرف فاعل کو چاہتے ہیں یعنی ان کے فاعل کے بیان کر دینے کے بعد بات پوری ہو گئی ایسے فعل کو لازم کہتے ہیں۔
دوسری قسم کے فعلوں کو فاعلوں کے علاوہ مفعول کی ضرورت بھی پڑی۔ لکھا کے ساتھ اگر ہم اتنا ہی کہیں کہ حمید نے لکھا تو بات اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتی کہ حمید نے کیا لکھا جب یہ کہہ دیا کہ حمید نے خط لکھا تو بات پوری ہو گئی اسی طرح فرید نے کھایا اس کے ساتھ جب تک سیب یا اور کوئی لفظ مفعول نہ بیان ہو تو مطلب نہیں سمجھ

میں آتا ایسے فعلوں کو فعل متعدی کہتے ہیں۔
تیسری قسم کے فعل ایسے ہیں کہ اگرچہ صرف فاعل پر ختم نہیں ہو جاتے مگر مفعول کو بھی نہیں چاہتے بلکہ ان کو کسی اور ایسے لفظ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے بات پوری ہو ایسے فعل کو فعل ناقص کہتے ہیں اور اس لفظ کو خبر کہتے ہیں۔ اوپر کے جملوں میں "ہے" اور "ہیں" کا مطلب اس وقت تک پورا سمجھ میں نہیں آتا جب تک موجود اور دیوانہ کے الفاظ نہ بڑھائے جائیں گے۔

پس معلوم ہوا کہ فعل تین طرح کے ہوتے ہیں۔

لازم۔ وہ فعل ہے جس میں صرف فاعل کی ضرورت ہو۔

متعدی۔ وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ مفعول کی ضرورت بھی ہو۔

ناقص۔ وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ خبر کی ضرورت بھی ہو۔

یاد رکھو فعل لازم کے جملہ میں صرف دو لفظ ہوں گے۔ فعل اور فاعل فعل متعدی کے جملہ میں تین الفاظ ہوں گے۔ فعل۔ فاعل۔ مفعول۔ فعل ناقص کے جملہ میں بھی تین الفاظ ہوں گے مبتدا (فعل ناقص کا فاعل) خبر۔ فعل ناقص۔

سوالات

۱۔ فعل ناقص و فعل متعدی میں کیا فرق سمجھتے ہو۔

۲۔ فعل ناقص کے فاعل کو کیا کہتے ہیں؟

سبق ۴۔ فعل کی قسمیں (ساخت کے لحاظ سے)

ماضی۔ مضارع۔ حال۔ مستقبل۔ امر۔ نہی

۱۔ آیا۔ گیا۔ دیکھا۔ کھایا۔

۲۔ آئے۔ جائے۔ دیکھے۔ کھائے۔

۳۔ آتا ہے۔ جاتا ہے۔ دیکھتا ہے۔ کھاتا ہے۔

۴۔ آئے گا۔ جائے گا۔ دیکھے گا۔ کھائے گا۔

۵۔ آ۔ جا۔ دیکھ۔ کھا۔

۶۔ مت آ۔ نہ جا۔ مت دیکھ۔ نہ کھا۔

دیکھو اوپر کے تمام فعل مصدر سے بنے ہیں مگر تمام افعال الگ الگ طرح کے ہیں۔ پہلی قسم کے فعل تو ایسے ہیں جن سے فعل کا گزشتہ زمانہ میں ہونا معلوم ہوتا ہے اسکو فعل ماضی کہتے ہیں۔

دوسری قسم کے فعل ایسے ہیں جن میں آیندہ زمانہ اور موجودہ زمانہ دونوں پائے جاتے ہیں۔ جائے کے معنی ہیں آئندہ زمانے میں جائے ایسے فعل کو مضارع کہتے ہیں [اس میں زیادہ مستقبل کا زمانہ پایا جاتا ہے اور حال کا زمانہ بہت کم]

تیسری قسم کے فعل سے صرف موجودہ زمانہ معلوم ہوتا ہے۔ آتا ہے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس وقت آنے کا کام کر رہا ہے۔ اسکو فعل حال کہتے ہیں۔

چوتھی قسم کے فعل سے صرف آئندہ زمانہ معلوم ہوتا ہے۔ دیکھے گا کے معنی یہ ہیں کہ دیکھنے کا کام وہ آئندہ زمانہ میں کرے گا۔ اسکو فعل مستقبل کہتے ہیں۔

پانچویں قسم کے افعال سے سمجھ میں آتا ہے کہ آیندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ جیسے دیکھ۔ اس کے معنی ہیں کہ حکم دینے کے بعد آئندہ زمانہ میں دیکھنے کا کام کر۔ ایسے فعل کو فعل امر کہتے ہیں۔

چھٹی قسم کے فعلوں سے آئندہ زمانہ میں کسی کام سے روکنے کا مطلب سمجھ میں آتا ہے جیسے نہ کھا یعنی حکم دینے کے بعد آیندہ زمانہ میں کھانے کا کام نہ کر۔ یہ فعل نہی ہے

پس معلوم ہوا کہ بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی چھ قسمیں ہیں۔

ماضی۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا گزرے ہوئے زمانہ میں ہونا معلوم ہو۔

مضارع۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا آئندہ اور موجودہ زمانوں میں ہونا معلوم ہو۔

حال۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا صرف موجودہ زمانہ میں ہونا معلوم ہو۔

مستقبل۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا صرف آئندہ زمانہ میں ہونا معلوم ہو۔

امر۔ وہ فعل ہے جس سے آئندہ زمانہ میں کسی کام کا حکم دیا جانا معلوم ہو۔

نہی۔ وہ فعل ہے جس سے آیندہ زمانہ میں کسی کام سے روکنا معلوم ہو۔

ؔ یاد رکھو یہ قسمیں شکل اور بناوٹ کے لحاظ سے ہیں ورنہ ان تمام فعلوں میں زمانے وہی تین ہیں اور زمانہ کے لحاظ سے ان چھوں قسموں کی تقسیم بھی وہی تین قسموں پر ہوجاتی ہیں۔ ماضی تو گزرے ہوئے زمانہ کو بتاتی ہے اور حال موجودہ زمانہ کو۔ اس کے بعد مستقبل۔ مضارع۔ امر۔ نہی یہ چاروں آئندہ زمانہ کو بتاتے ہیں۔

ان فعلوں کے بنانے کے قاعدے

ماضی۔ مصدر سے اس طرح بنتی ہے کہ علامت مصدر نا گرا کر کہیں الف بڑھا دیتے ہیں جیسے لکھنا سے لکھا۔ پڑھنا سے پڑھا۔ ہنسنا سے ہنسا۔ کبھی ایا بڑھا دیتے ہیں جیسے لانا سے لایا۔ کھانا سے کھایا۔ رونا سے رویا۔ لیکن دو مصدروں سے ماضی نئی طرح بنتی ہے جانا اور کرنا سے ماضی بنتی تو چاہئے تھی جایا اور کرا مگر جانا سے ماضی گیا آتی ہے اور کرنا سے کیا۔

مضارع۔ مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مصدر نا گرا کر

(۱) کہیں ے بڑھا دیتے ہیں جیسے کرنا سے کرے، مرنا سے مرے۔

(۲) کہیں وے یا ئے بڑھا دیتے ہیں جیسے کھانا سے کھاوے یا کھائے۔ جانا سے جاوے یا جائے۔

حال۔ مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مصدر نا گرا کر مادہ کے بعد تا ہے بڑھا دیتے ہیں جیسے آنا سے آتا ہے۔

مستقبل۔ مضارع سے بنتا ہے اس طرح کہ مضارع کے بعد گا بڑھا دیں جیسے آئیگا۔ جائیگا۔

امر۔ مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مصدر نا گرا دیں۔ جیسے کھانا سے کھا۔ دیکھنا سے دیکھ۔

نہی۔ امر سے بنتی ہے اس طرح کہ امر سے پہلے نہ یا مت لگا دیں جیسے نہ کھا۔ مت دیکھ۔

سوالات

۱۔ فعل کی قسمیں بناوٹ کے لحاظ سے کتنی ہیں۔
۲۔ بناوٹ کے لحاظ سے جو قسمیں فعل کی ہیں ان کو زمانہ کے لحاظ سے تقسیم کرو۔
۳۔ مضارع۔ نہی۔ ماضی کے بنانے کے قاعدے لکھو۔

سبق ۵ فعل ماضی کی قسمیں

ماضی مطلق۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی ناتمام۔ ماضی احتمالی۔ ماضی تمنائی

۱۔ زید آیا۔ حمید نے کھانا کھایا۔
۲۔ زید آیا ہے۔ حمید نے کھانا کھایا ہے۔
۳۔ زید آیا تھا۔ حمید نے کھانا کھایا تھا۔
۴۔ زید آتا تھا۔ حمید کھانا کھاتا تھا
۵۔ زید آیا ہوگا۔ حمید نے کھانا کھایا ہوگا۔
۶۔ زید آتا۔ حمید کھانا کھاتا۔

دیکھو اوپر کی تمام قسموں کے فعل، فعل ماضی ہی ہیں لیکن سب میں لفظوں کے لحاظ سے بھی اور معنوں کے لحاظ سے بھی کچھ کچھ فرق ہے۔
پہلی مثال میں آیا اور کھایا سے صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے

کہ یہ کام گزشتہ زمانہ میں ہوا اور بس۔ گزشتہ زمانہ کے ساتھ اور کوئی بات نہیں معلوم ہوتی۔ اس کو ماضی مطلق کہتے ہیں۔

دوسری مثال میں آیا ہے اور کھایا ہے سے کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ہوئے بہت دیر نہیں ہوئی۔ ایسی ماضی کو ماضی قریب کہتے ہیں۔

تیسری مثال میں آیا تھا اور کھایا تھا سے کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کو ہوئے بہت دیر ہو چکی ہے ایسی ماضی کو ماضی بعید کہتے ہیں۔

چوتھی مثال میں آتا تھا اور کھاتا تھا سے کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام کچھ مدت تک برابر ہوتا رہا اور کام ختم نہیں ہوا تھا ایسی ماضی کو ماضی ناتمام کہتے ہیں۔

پانچویں مثال میں آیا ہوگا اور کھایا ہوگا سے کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کام کے ہونے میں شک ہے صحیح طور پر معلوم نہیں کہ ہوا یا نہیں ایسی ماضی کو ماضی احتمالی کہتے ہیں۔

چھٹی مثال میں آتا اور کھاتا سے گزشتہ زمانہ میں اس کام کی تمنا معلوم ہوتی ہے یعنی تمنا تھی کہ گزشتہ زمانہ میں وہ آتا اور آرزو تھی کہ گزشتہ زمانہ میں وہ کھاتا۔ ایسی ماضی کو ماضی تمنائی کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔

ماضی مطلق۔ وہ ماضی ہے جس سے کام کا گزشتہ زمانہ میں ہونا معلوم ہو۔

اور اسکے ساتھ کوئی قید نہ ہو جیسے آیا۔ گیا۔ کھایا۔ پیا۔
ماضی قریب۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام کو ہوئے تھوڑی دیر ہوئی جیسے آیا ہے۔ گیا ہے۔
ماضی بعید۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام کو ہوئے بہت دیر ہو چکی جیسے آیا تھا۔ گیا تھا۔
ماضی ناتمام۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام لگاتار کچھ دیر تک ہوتا رہا اور اس کا ہونا ختم نہیں ہوا۔ جیسے آتا تھا جاتا تھا
ماضی احتمالی۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ کام کے ہونے میں شک ہے جیسے آیا ہوگا۔ گیا ہوگا۔
ماضی تمنائی۔ وہ ماضی ہے جس سے معلوم ہو کہ گزشتہ زمانہ میں کام کی تمنا تھی۔ جیسے آتا کھاتا۔

سوالات

۱۔ ماضی مطلق اور بقیہ ماضیوں میں کیا فرق ہے۔
۲۔ ماضی ناتمام اور تمنائی میں فرق بتاؤ؟
۳۔ ماضی بعید و احتمالی کی تعریف کرو۔
۴۔ ماضی قریب و احتمالی اور تمنائی کی ۴-۴ مثالیں لکھو۔

فصل ۴

حرف

تم پڑھ چکے ہو کہ حرف وہ کلمہ ہے جو علیٰحدہ مستقل معنی نہ دے لیکن جملہ میں آکر اسم اور فعل کا باہم تعلق بتائے۔ حرف کئی قسم کے ہوتے ہیں مگر ان میں کثرت سے آنے والے حروف یہ آٹھ ہیں۔

جار۔ عطف۔ ندا۔ ندبہ۔ قسم۔ علت۔ شرط۔ استثناء۔

(ا) حرف جار

کتاب میں لکھا ہے۔ زید اسکول سے آیا۔ حمید مکان پر ہے۔ دیکھو۔ میں۔ سے۔ پر تین حروف ہیں۔ اگر ان کو علیحدہ علیحٰدہ کہا جائے تو اُن سے کوئی مستقل معنی سمجھ میں نہیں آتے لیکن جملوں میں آکر اسم و فعل کا تعلق بتاتے ہیں۔ میں کا لفظ کتاب اور لکھا ہے میں تعلق ظاہر کرتا ہے۔ سے کا لفظ اسکول اور آیا میں تعلق بتاتا ہے پر کا لفظ مکان اور ہے میں تعلق بتاتا ہے۔ ایسے حروف کو حرف جار کہتے ہیں۔ اور جس اسم کے ساتھ یہ حروف آئیں اُسے مجرور کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :-

حرفِ جار۔ وہ حرف ہے جو کسی اسم کے ساتھ آ کر اسم اور فعل کا تعلق بتائے۔
حروفِ جار یہ ہیں ۔میں۔ اندر۔ پر۔ اوپر۔ تک۔ تلک۔ سے۔ کو۔ لئے وغیرہ۔

(۲) حرفِ عطف

کتاب اور قلم لاؤ۔ تم آؤ یا اپنے بھائی کو بھیجو۔ پہلے پڑھ لو پھر کھیلو۔
پہلے جملے میں اور کے لفظ نے کتاب اور قلم کو ایک حکم میں شامل کر دیا ہے۔ یا کے لفظ نے تم اور بھائی کو ایک بات میں ملا دیا ہے۔ پھر کے لفظ نے پڑھ لو اور کھیلو کو جوڑ دیا ہے ایسے الفاظ کو حرفِ عطف کہتے ہیں۔
جن دو لفظوں میں حرفِ عطف آتا ہے اُن میں پہلا حرف معطوف علیہ کہلاتا ہے دوسرا معطوف۔

پس معلوم ہوا کہ :۔
حرفِ عطف۔ وہ حرف ہے جو لفظوں یا جملوں کے ملانے کا کام کرے۔
حروفِ عطف یہ ہیں ۔و۔ اور۔ یا۔ پھر۔ بھی۔ بلکہ۔

(۳) حرف ندا

ارے لڑکے! شرارت نہ کر۔ اے آدمی خدا سے ڈر۔ خداوندا! ہمارے گناہ معاف کردے۔

ان جملوں میں ارے کے لفظ سے ہم نے لڑکے کو پکارا ہے۔ اور اے کے لفظ سے آدمی کو۔ اسی طرح خدا کو پکارنے کے لئے خداوند کے بعد الف لگایا۔ ایسے حروف کو حرف ندا کہتے ہیں اور جسکو پکاریں اُس کو منادیٰ۔

پس معلوم ہوا کہ :-

حرف ندا۔ وہ حرف ہے جس سے کسی کو پکاریں۔

حروف ندا یہ ہیں :- اے۔ ارے۔ او۔ اجی۔ ابے۔ الف وغیرہ۔

(۴) حرف ندبہ

ہائے بیٹے! تجھے کیا ہوگیا۔ آہ! درد سے جان نکلی جاتی ہے۔

دیکھو ان جملوں میں ہائے اور آہ ایسے لفظ ہیں جو رنج اور افسوس کے لئے بولے گئے ہیں ایسے حروف کو حرف ندبہ کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :-

حرف ندبہ۔ وہ حرف ہے جو رونے اور افسوس ظاہر کرنے کے لئے بولا جائے۔

حروف ندبہ یہ ہیں :- آہ۔ اے۔ ہے ہے۔ ہائے ہائے۔ اف۔ افوہ وغیرہ۔

(۵) حرف قسم

بخدا! میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ اللہ کی قسم۔ میں نے تمہاری کتاب نہیں لی۔ واللہ میں نے یہ نہیں کہا۔

دیکھو بخدا میں ب اور واللہ میں و قسم کے معنی دیتے ہیں۔ بخدا اور واللہ کے معنی ہیں اللہ کی قسم۔ ایسے حروف کو حرف قسم کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ:۔

حرف قسم۔ وہ حرف ہے جو قسم کھانے کے لئے بولا جائے۔

حروف قسم یہ ہیں ۔ ب۔ و۔ قسم۔ خدا گواہ۔ خدا شاہد ہے۔ وغیرہ۔

(۶) حرف علت

چونکہ وہ غریب ہے اس لئے سب اس کو برا سمجھتے ہیں۔ زید سے سب نفرت کرتے ہیں کیونکہ وہ شریر ہے۔ موہن مدرسہ نہیں آیا اس لئے کہ وہ بیمار ہے۔

دیکھو وہ غریب ہے یہ سبب ہے اس کا کہ سب اس کو برا سمجھتے ہیں۔ زید شریر ہے یہ وجہ ہے کہ سب اس سے نفرت کرتے ہیں۔ موہن بیمار ہے اس علت سے وہ مدرسہ نہیں آسکا۔ ان جملوں میں ایک بات کا سبب بتانے کے لئے چونکہ، کیونکہ۔ اس لئے کہ استعمال کئے گئے ہیں ایسے حروف کو حرف علت کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ یاد رکھو حرف علت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بعد "کہ" ہو جیسے چونکہ۔ کیونکہ۔ اس لئے کہ۔ اس واسطے کہ وغیرہ۔ لہٰذا۔ اس لئے۔ اور اس واسطے حرف علت نہیں ہیں خوب یاد رکھو۔

پس معلوم ہوا کہ:۔

حرف علت۔ وہ حرف ہے جو کسی بات کا سبب ظاہر کرنے کے لئے بولا جائے۔

حروف علت یہ ہیں۔ چونکہ۔ کیونکہ۔ اس لئے کہ۔ اس واسطے کہ وغیرہ۔

(۷) حرف شرط

اگر تم محنت کروگے تو کامیاب ہوگے۔ اب جو تم وہاں گئے تو میں تم کو پیٹوں گا۔

دیکھو ان جملوں میں اگر، جو ایسے حروف ہیں جو بتاتے ہیں کہ کامیاب ہونا اور پیٹا جانا کن باتوں پر موقوف ہے یعنی تم کامیاب کب ہوگے جب محنت کروگے۔ یا یوں سمجھو کہ کامیاب ہونے کی شرط محنت کرنا ہے اسیطرح تم کب پیٹے جاؤگے جب وہاں جاؤگے یا یوں سمجھو کہ پیٹے جانے کی شرط وہاں جانا ہے۔ پس اگر اور جو وغیرہ حروف شرط کہلاتے ہیں۔ لیکن ان شرطوں کے بعد بتایا گیا ہے کہ محنت کا بدلہ کامیاب ہونا ہے اور وہاں جانے کا بدلہ پیٹا جانا ہے اس بدلہ کو ظاہر کرنے کے لئے کہیں تو کا لفظ ہے اور کہیں نہیں ہے ایسے حرف کو حرف جزا کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

حرف شرط۔ وہ حرف ہے جو شرط ظاہر کرنے کے لئے آئے جیسے اگر۔ جو۔

حرف جزا۔ وہ حرف ہے جو شرط کا بدلہ ظاہر کرنے کے لئے آئے جیسے تو۔ تب۔

(۸) حرف استثنا

میں نے تمام شہروں کو دیکھا مگر دہلی نہیں دیکھی محمود کے سوا سب ہوشیار ہیں۔ دیکھو مگر اور سوا ایسے حروف ہیں جو دہلی اور محمود کو ایک بات سے الگ کر رہے ہیں۔ ایسے حرف کو حرف استثنا کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

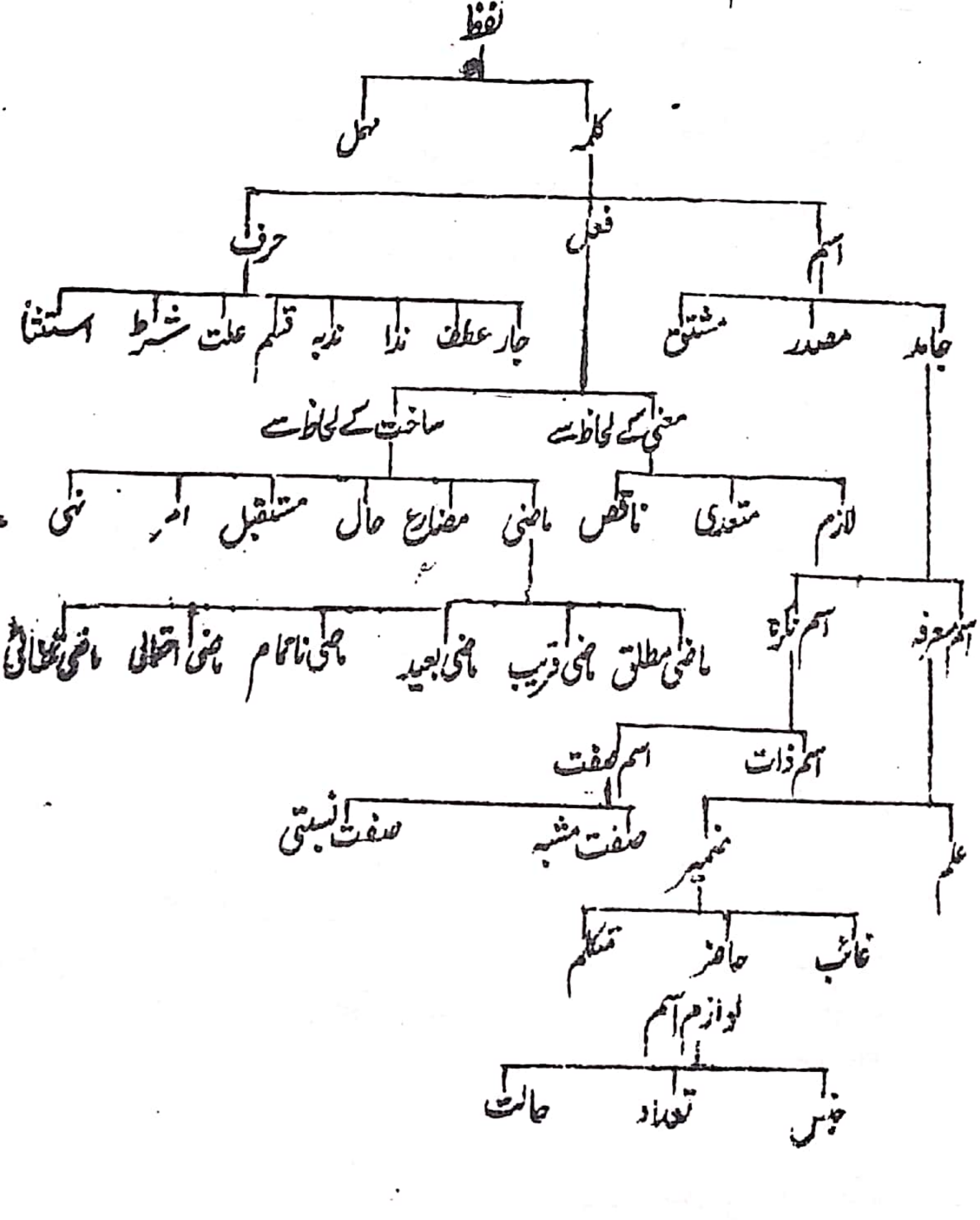
حرف استثنا۔ وہ حرف ہے جو علیحدگی ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ حرف استثنا یہ ہیں ۔ مگر۔ لیکن۔ پر۔ بجز۔ سوا۔ علاوہ۔ وغیرہ۔

یہاں علم صرف کی بحث ختم ہوگئی اس سے معلوم ہوا کہ :۔

علم صرف! وہ علم ہے جس میں لفظوں اور کلموں کا بیان ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہے کہ صحیح لفظوں کا بنانا اور پہچاننا آ جاتا ہے۔

علم صرف کا پورا شجرہ

صرف کا بیان چونکہ ختم ہو چکا ہے اس لئے ہم خلاصہ کے طور پر کلمہ کی تمام اقسام کو لکھ دیتے ہیں تاکہ پچھلے پڑھے ہوئے تمام سبق تم کو دوبارہ یاد ہو جائیں اور اُن کی مدد سے تم کو تحلیل کرنے میں آسانی ہو۔



تحلیل صرفی

تحلیل صرفی کا مطلب یہ ہے کہ جملہ کے ہر ہر لفظ کو الگ الگ پہچانو کہ یہ کس قسم کا لفظ ہے؟

ظاہر ہے کہ لفظ یا اسم ہوگا یا فعل یا حرف

۱۔ اسم ہو تو دیکھو کہ
- جامد ہے یا مصدر یا مشتق۔
- جامد ہے تو دیکھو معرفہ ہے یا نکرہ۔
- معرفہ ہو تو دیکھو علم یا ضمیر۔
- ضمیر ہو تو دیکھو غائب ہے یا حاضر یا متکلم۔
- نکرہ ہو تو دیکھو اسم ذات ہے یا اسم صفت۔
- پھر اسم صفت ہو تو دیکھو صفت مشبہ ہے یا صفت نسبتی۔

۲۔ اسم کے ساتھ لوازم اسم بتاؤ کہ اس اسم کی جنس۔ تعداد اور حالت کیا ہے۔

۳۔ فعل ہو تو دیکھو کہ
- لازم ہے یا متعدی یا ناقص۔
- پھر یہ دیکھو کہ ماضی ہے یا مضارع یا حال یا مستقبل یا امر یا نہی۔
- اگر ماضی ہو تو یہ بھی بتاؤ کہ ماضی مطلق ہے یا ماضی قریب یا ماضی بعید یا ماضی نا تمام یا ماضی احتمالی یا ماضی تمنائی۔

باب دوم

علمِ نحو

سبق ا مفرد و مرکب

(۱) لڑکا (۲) اچھا لڑکا۔ اچھا لڑکا آیا۔

دیکھو پہلی مثال میں ایک کلمہ ہے دوسری مثال میں دو کلمے ہیں۔ اور تیسری مثال میں تین کلمے ہیں۔ اگرچہ دوسری مثال میں دو کلمے اور تیسری مثال میں تین کلمے ہیں مگر خیال کرو تو یہ دونوں یا تینوں کلمے بھی الگ الگ کلمے ہیں۔ الگ ایک کلمہ کو مفرد کہتے ہیں اور دو یا زیادہ کلموں کو مرکب کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ :۔

مفرد۔ ایک کلمہ کو کہتے ہیں۔

مرکب۔ دو یا دو سے زیادہ کلموں کو کہتے ہیں۔

مرکب دو لفظوں سے کم کا نہیں ہوتا اور زیادہ کلموں کی کوئی حد مقرر نہیں۔

سبق ۲ مرکب کی قسمیں

(۱) جملہ (۲) مرکب ناقص

۱۔ اچھا لڑکا۔

۲۔ اچھا لڑکا آیا۔

دیکھو پہلی مثال میں اچھا لڑکا ایک مرکب ہے مگر یہ مرکب ایسا ہے کہ اس سے کوئی بات نہیں سمجھ میں آتی اگر ہم اتنا ہی کہہ کر رک جائیں تو سننے والے کو انتظار رہیگا کہ اچھا لڑکا کیا ہوا؟۔ ایسے مرکب کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔

لیکن دوسری مثال کو دیکھو جب ہم یہ کہہ دیں کہ اچھا لڑکا آیا تو اب بات پوری سمجھ میں آگئی۔ سننے والے کو کوئی انتظار باقی نہیں ایسے مرکب کو جملہ کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

مرکب ناقص ۔ لفظوں کا وہ مجموعہ جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے اچھا لڑکا۔ زید کا نوکر۔

جملہ ۔ لفظوں کا وہ مجموعہ ہے جس سے بات پوری معلوم ہو۔ جیسے اچھا لڑکا آیا۔ زید کا نوکر گیا۔

سوالات

(۱) کیا مفرد میں مرکب اور مرکب میں مفرد پایا جا سکتا ہے۔
(۲) مرکب کی قسمیں کتنی ہیں مع تعریف و مثال لکھو۔

سبق ۳-جملہ کی قسمیں

(۱) فعلیہ۔ (۲) اسمیہ

۱-لڑکا آیا۔

۲-زید نے نوکر کو مارا۔

۳-محمود بیمار ہوگیا۔

دیکھو پہلی مثال میں آیا فعل لازم ہے اور اس میں فعل و فاعل صرف دو ٹکڑے ہیں۔ دوسری مثال میں مارا فعل متعدی ہے اور اس میں فعل اور فاعل کے ساتھ مفعول بھی ہے ۔ ان دونوں مثالوں کے جملے جملہ فعلیہ کہلاتے ہیں۔

لیکن تیسری مثال میں ہوگیا فعل ناقص ہے ایسے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں ۔

پس معلوم ہوا کہ جملہ کی دو قسمیں ہیں۔

جملہ فعلیہ۔ وہ جملہ ہے جس میں فعل لازم یا فعل متعدی ہو۔
جملہ اسمیہ۔ وہ جملہ ہے جس میں فعل ناقص ہو۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ :۔

جملہ فعلیہ میں اگر فعل لازم ہوگا تو چونکہ وہ اپنے فاعل پر ختم ہوجاتا ہے اس لئے اس میں دو ہی ٹکڑے ہوں گے فعل اور فاعل۔ اور اگر فعل متعدی ہوگا تو چونکہ اس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس میں تین ٹکڑے ہوں گے فعل فاعل۔ مفعول۔ جملہ اسمیہ میں چونکہ فعل ناقص ہوتا ہے اور اس میں فاعل (مبتدا) کے علاوہ خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس میں بھی تین ٹکڑے ہوں گے۔ مبتدا۔ خبر۔ اور فعل ناقص۔

سوالات

(۱) جملوں کی قسمیں کس لفظ کے اعتبار سے ہوتی ہیں؟

(۲) اگر جملہ میں فعل متعدی ہو تو وہ کونسا جملہ ہوگا۔

(۳) جملہ فعلیہ اور اسمیہ کی دس دس مثالیں لکھو۔

سبق ۴۔ مرکب ناقص کی قسمیں

۱۔ لڑکا آیا۔ احمد سیب کھاتا ہے۔ موہن مالدار ہے۔

۲۔ اچھا لڑکا آیا۔ احمد کا بھائی کشمیر کا سیب کھاتا ہے۔ شریر موہن بڑا مالدار ہے۔

پہلی مثالوں میں آیا کا فاعل لڑکا ہے اور وہ کلمہ مفرد ہے اسی طرح

لکھاتا ہے کا فاعل احمد اور مفعول سیب دونوں مفرد کلمے ہیں۔ ہے فعل ناقص ہے اس کا مبتدا موہن اور خبر مالدار دونوں مفرد کلمے ہیں۔

لیکن دوسری مثال میں آیا کا فاعل اچھا لڑکا مفرد لفظ نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اسی طرح کھاتا ہے کا فاعل احمد کا بھائی۔ اور مفعول کشمیر کا سیب یہ دونوں کلمے مرکب ہیں۔ اسی طرح ہے فعل ناقص کا مبتدا شریر موہن بھی مرکب ہے اور خبر بڑا مالدار بھی مرکب ہے۔

دیکھو فعل کو چھوڑ کر جملہ کے اور اجزا فاعل مفعول۔ مبتدا اور خبر کبھی مرکب بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ مرکب، مرکب ناقص ہیں۔ اوپر کی دوسری مثالوں میں دو قسم کے مرکب ناقص آئے ہیں (۱) اچھا لڑکا۔ شریر موہن۔ بڑا مالدار۔ اس کو مرکب توصیفی کہتے ہیں (۲) احمد کا بھائی۔ کشمیر کا سیب اس کو مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مرکب ناقص تو کئی طرح کے ہوتے ہیں لیکن آسان اور ضروری مرکب ناقص تین ہیں۔

(۱) مرکب توصیفی (۲) مرکب اضافی۔ (۳) مرکب عطفی۔ (انکا بیان آگے آتا ہے)

سوالات

(۱) جملے کے کون کونسے اجزا مرکب ہوتے ہیں؟

(۲) مرکب ناقص کی آسان قسمیں کتنی ہیں؟

سبق ۵ - مرکب توصیفی (صفت، موصوف)

۱- اچھا لڑکا آیا۔

۲- شریر موہن، بڑا مالدار ہے۔

۳- سوہن کھٹا انار کھاتا ہے۔

دیکھو اچھا ایک ایسا لفظ ہے جو لڑکے کے متعلق کیفیت اور خصوصیت بتاتا ہے۔ اچھا صفت ہے اور لڑکا موصوف۔ اسی طرح شریر صفت ہے اور موہن موصوف۔ بڑا صفت ہے اور مالدار موصوف۔ کھٹا صفت ہے اور انار موصوف۔

پہلے جملہ میں آیا کا فاعل نہ اکیلا اچھا کا لفظ ہے اور نہ اکیلا لڑکا کا لفظ۔ بلکہ اچھا اور لڑکا دونوں مل کر آیا کا فاعل ہیں۔ اس مثال میں فاعل مرکب توصیفی ہے جو صفت اور موصوف سے مل کر بنا ہے۔

دوسرے جملہ میں ہے فعل ناقص کا مبتدا نہ اکیلا شریر ہے اور نہ تنہا موہن بلکہ شریر موہن یعنی صفت اور موصوف دونوں مل کر مبتدا ہیں۔ اس مثال میں مبتدا مرکب توصیفی ہے۔

اسی طرح ہے فعل ناقص کی خبر نہ تنہا بڑا ہے نہ فقط مالدار بلکہ بڑا مالدار یعنی صفت موصوف دونوں مل کر خبر بنے ہیں یہاں خبر مرکب توصیفی ہے۔

تیسرے جملہ میں کھاتا ہے کا مفعول نہ صرف کھٹا ہے اور نہ اکیلا انار بلکہ

کھٹا انار یعنی صفت موصوف دونوں ملکر مفعول بنے ہیں اس مثال
میں مفعول مرکب توصیفی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ :-
مرکب توصیفی ۔ وہ مرکب ناقص ہے جو صفت اور موصوف سے
مل کر بنے یعنی ایک لفظ دوسرے کی کیفیت اور خصوصیت بتاتا ہو۔
اوپر کی مثالوں میں تم نے دیکھا کہ مرکب توصیفی فاعل بھی ہو سکتا ہے
مفعول بھی ہو سکتا ہے۔ مبتدا بھی ہو سکتا ہے اور خبر بھی ہو سکتا ہے اور
مثالیں دیکھو۔

۱۔ نیک لڑکا مر گیا۔ (مرکب توصیفی فاعل)
۲۔ میں نے الہ آبادی امرود کھایا (مرکب توصیفی مفعول)
۳۔ الہ آبادی امرود میٹھا ہوتا ہے۔ (مرکب توصیفی مبتدا)
۴۔ امرود بڑا میٹھا ہے (مرکب توصیفی خبر)

سبق ۷۔ مرکب اضافی (مضاف الیہ مضاف)

۱۔ زید کا نوکر مر گیا۔
۲۔ اس نے زید کے نوکر کو مارا۔
۳۔ زید کا نوکر بیمار ہو گیا۔
۴۔ وہ زید کا نوکر ہے۔
دیکھو "زید کا نوکر" میں کا ایک ایسا حرف ہے جو زید

اور نوکر دونوں میں تعلق اور لگاؤ پیدا کرتا ہے۔ اس تعلق کو اضافت کہتے ہیں جس کے ساتھ تعلق بتایا جائے اُسے مضاف الیہ کہتے ہیں جیسے زید کا نوکر میں زید۔ اور جس کا تعلق بتایا جائے اُسے مضاف کہتے ہیں جیسے اوپر کی مثال میں نوکر (اردو میں پہلے مضاف الیہ آتا ہے پھر علامت اضافت پھر مضاف)

پہلی مثال میں مرگیا کا فاعل اکیلا زید یا اکیلا نوکر نہیں ہے بلکہ زید کا نوکر یعنی مضاف الیہ اور مضاف دونوں مل کر ~~مارا کا مفعول~~ ہیں یہاں مرکب اضافی مفعول واقع ہوا ہے۔

دوسری مثال میں زید کا نوکر (مضاف الیہ و مضاف) مل کر مارا کا مفعول

تیسری مثال میں ہوگیا فعل ناقص ہے اس کا مبتدا زید کا نوکر یعنی مضاف الیہ اور مضاف دونوں مل کر ہے یہاں مرکب اضافی مبتدا ہے۔

چوتھی مثال میں ہے فعل ناقص کی خبر زید کا نوکر یعنی مضاف الیہ اور مضاف دونوں مل کر بنے ہیں دیکھو مرکب اضافی خبر ہے۔
پس معلوم ہوا کہ

مرکب اضافی۔ وہ مرکب ہے جو مضاف الیہ اور مضاف سے ملکر بنے۔
یاد رکھو مرکب اضافی بھی فاعل، مفعول، مبتدا، خبر بن سکتا ہے۔
اوپر کی مثالوں کے علاوہ اور مثالیں دیکھو۔

۱۔ میرا مکان بن گیا (مرکب اضافی۔ فاعل)
۲۔ انھوں نے اپنا گھوڑا بیچ ڈالا۔ (مرکب اضافی مفعول)

(۳) کچھار کی زمین زرخیز ہے (مرکب اضافی ۔ مبتدا)
(۴) وہ میرا مکان ہے ۔ (مرکب اضافی ۔ خبر)

سبق — مرکب عطفی (معطوف علیہ معطوف)

۱۔ زید اور عمرو آئے ۔
۲۔ میں نے زید اور عمرو کو دیکھا ۔
۳۔ زید اور عمرو کامیاب ہوئے ۔
۴۔ وہ لوگ زید اور عمرو ہیں ۔

دیکھو اوپر کی مثالوں میں اور حرف عطف ہے اس سے پہلے کا لفظ زید معطوف علیہ ہے ۔ اور اسکے بعد کا لفظ عمرو معطوف ہے ۔ زید اور عمرو یہ سب مل کر مرکب عطفی ہیں ۔ پہلے جملہ میں آئے کا فاعل پورا مرکب عطفی (زید اور عمرو) ہے ۔ اس مثال میں مرکب عطفی فاعل ہے ۔ دوسرے جملہ میں دیکھا کا مفعول زید اور عمرو یعنی معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر بنے ہیں یہاں مرکب عطفی مفعول ہے تیسرے جملہ میں ہوئے فعل ناقص کا مبتدا زید اور عمرو یعنی معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر بنے ہیں ۔ یہاں مرکب عطفی مبتدا بنا ہے ۔ چوتھے جملہ میں ہیں فعل ناقص کی خبر معطوف علیہ اور معطوف مل کر ہیں یہاں مرکب عطفی خبر بنا ہے ۔

پس معلوم ہوا کہ :-

مرکب عطفی - وہ مرکب ہے جو معطوف علیہ اور معطوف سے مل کر بنے۔

اوپر کی مثالوں میں تم دیکھ چکے ہو کہ مرکب عطفی فاعل، مفعول، مبتدا اور خبر بن سکتا ہے۔ اور مثالیں دیکھو۔

۱۔ تم یا موہن آئے تھے۔ (مرکب عطفی فاعل)

۲۔ زید نے مکان اور باغ خریدا۔ (مرکب عطفی مفعول)

۳۔ حمید اور رشید ناواقف تھے۔ (مرکب عطفی مبتدا)

۴۔ وہ سعید اور فرید ہیں۔ (مرکب عطفی خبر)

علم نحو کا شجرہ

